احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 15

منگل 10 اپریل 2001ء

روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 10 اپریل 2001ء - 15 محرم 1422 ہجری - 10 - شہادت 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 77

صفاتِ باری تعالیٰ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کے ننانوے (99) نام ہیں۔ جو کوئی ان کو اپنائے گا اور ان کا مظہر بننے کی کوشش کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات باب عقدالتسبیح بالید حدیث نمبر 3429)

صفاتِ باری تعالیٰ کے متعلق بلیغ اور پر معارف امور کا بیان

خدا تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ کا مضمون بہت عظیم الشان اور لامتناہی ہے

رحم کرنے والوں پر رحمٰن خدا رحم کرے گا، تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6- اپریل 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 6- اپریل 2001ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں صفات باری تعالیٰ کے متعلق بلیغ اور پر معارف امور بیان فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے براہ راست نشر کیا اور ساتھ ہی کئی زبانوں میں خطبہ کا رواں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

خطبہ کے آغاز میں حضور انور نے سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 181 تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا۔ حضور انور نے صفات باری تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا آغاز میں وہ صفات حسنہ بیان ہوں گی جو سورۃ فاتحہ میں بیان ہوئی ہیں۔ سب سے پہلے تو بسم اللہ ہے۔ پھر رب العالمین کے بعد رحمٰن اور رحیم کی تکرار ہے پھر مالک یوم الدین ہے۔ فرمایا ان صفات کا کیا مفہوم ہے؟ دراصل حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیادی صفات دو ہی ہیں ایک رحمٰن اور دوسری رب، جس سے ہر قسم کی ربوبیت کا اجراء ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی صفات حسنہ کا مضمون بہت ہی عظیم الشان اور لامتناہی مضمون ہے۔ حضور انور نے خدا تعالیٰ کے ناموں کے بارے میں یہ حدیث پیش فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ننانوے نام گنائے ہیں جس نے ان ناموں کا احاطہ کر لیا یعنی وہ صفات اپنی ذات میں جاری کرنے کی کوشش کی وہ جنت میں چلا گیا۔ حضور انور نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا یہ کوشش ایک لامتناہی کوشش ہے، اس کوشش میں سب سے آگے بڑھنے والے آنحضور ﷺ تھے۔ جنہوں نے ننانوے ناموں کی خبر دی۔ پھر حضور نے 99 نام پڑھ کر سنائے اور ان ناموں کا ترجمہ بھی بیان فرمایا۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر رکھا ہے، فرمایا پس کون ہے جو اللہ کی اس صفت کے مطابق اپنے آپ پر ظلم کو حرام کرنے والا خیال کرے۔ حضرت جریرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے نواسے حضرت حسن بن علیؓ کو بوسہ دیا۔ اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس بھی بیٹھا ہوا تھا اس نے دیکھ کر عرض کیا میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا، آپ نے فرمایا جو شخص بندوں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا۔ آنحضرت ﷺ ایک اور جگہ فرماتے ہیں اس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا شرف نہیں پہچانتا۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمٰن خدا رحم کرے گا تم اہل زمین پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ جب جانور ذبح کرنے لگو تو چھری کو اچھی طرح سے تیز کر لیا کرو اور ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کرو۔ حضور انور نے خطبہ کے آخر پر فرمایا یہ سلسلہ مضامین بہت ہی لطیف ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمانیت اور رحیمیت اور اس کی تمام صفات لامتناہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان صفات باری تعالیٰ پر نہ صرف سچے غور کی توفیق عطا فرمائے بلکہ اس کے نتیجہ میں ان کو اپنانے کا موقع عطا فرمائے آمین۔

ضرورت رضا کار اساتذہ

برائے لینگویج انسٹی ٹیوٹ واقفین نو

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں لوکل انجمن احمدیہ کی زیرنگرانی واقفین نو کو مختلف زبانیں سکھانے کیلئے بیت نصرت دارالرحمت وسطی میں لینگویج انسٹی ٹیوٹ واقفین نو گزشتہ دو سال سے قائم ہے۔ جس میں اس وقت پانچ زبانوں یعنی جرمن، چینی، فرانسیسی، سپینش اور عربی کی کلاسز جاری ہیں۔ اس وقت ان کلاسز میں 230 واقفین نو شرکت کر رہے ہیں۔ وقف نو کی تحریک الٰہی تحریک ہے۔ اور پیارے آقا کی ہدایات کی روشنی میں ان کی تعلیم و تربیت ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ لینگویج انسٹی ٹیوٹ میں ہفتہ میں تین دن (ہفتہ تا سوموار) بعد نماز عصر ایک گھنٹہ کی کلاسز ہوتی ہیں۔ ادارہ کو ایسے مخلصین رضا کار مرد / خواتین اساتذہ کی خدمات درکار ہیں جو محض خدا کی خاطر ہفتہ میں تین دن مندرجہ بالا زبانوں میں سے کسی ایک کی تدریس کر سکیں۔ ایسے مخلصین محترم صدر صاحب عمومی یا ہفتہ یا سوموار بعد نماز عصر بیت نصرت دارالرحمت وسطی کے گیسٹ ہاؤس میں انچارج لینگویج انسٹی ٹیوٹ سے رابطہ کریں۔ (انچارج لینگویج انسٹی ٹیوٹ بیت رحمت دارالرحمت وسطی ربوہ)

احباب کرام سے ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری، سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گزشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔ چونکہ یہ شعبہ مشروط بامد ہے اس لئے احباب

(باقی صفحہ 7 پر)

خطبہ جمعہ

حسن ظن ایک حسین عبادت ہے۔ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے

بہت سی بدیاں صرف بدظنی سے ہی پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس بات کا قطعی علم اور یقین نہ ہو اس کو دل میں جگہ مت دو

اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرو اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو تا کہ اس مصیبت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاؤ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 9 رفروری 2001ء 9 رتبلیغ 1380 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ حجرات کی آیت نمبر 13 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بکثرت ظن سے اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بدظنی سے متعلق میں نے آیت تلاوت کی ہے اس میں بدظنی اور غیبت دونوں سے بڑی سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ غیبت سے متعلق انشاء اللہ اگلے خطبہ میں بیان کروں گا۔ یہ خطبہ بدظنی کے مکروہ پہلو کو بیان کرنے کے لئے وقف ہے۔ سب سے پہلے میں حدیث سے اس آیت کی تصدیق میں اس کی تائید میں کچھ مضمون پیش کرتا ہوں۔

ایک چھوٹی سی حدیث ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن ظن ایک حسین عبادت ہے۔** (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب حسن الظن) ۔ **پس اس سے زیادہ خوبصورتی حسن کی اور کیسے بیان کی جاسکتی ہے۔ یہ ایک حسین عبادت ہے۔**

اور دوسری روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے۔** ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو' اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو' اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو' حسد نہ کرو' دشمنی نہ رکھو' بے رخی نہ برتو۔ جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور وہ اس پر ظلم نہیں کرتا' اسے رسوا نہیں کرتا' اسے حقیر نہیں جانتا۔ اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا: تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے (یعنی مقام تقویٰ دل ہے)۔ ایک انسان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ ہر مسلمان کی تین چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں' اس کا خون' اس کی آبرو اور اس کا مال۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی خوبصورتی کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو اور نہ تمہارے اموال کو' بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں پر ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو' اپنے بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو' دوسروں کے عیبوں کی ٹوہ میں نہ رہو' ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو' اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

(مسلم' کتاب الادب' باب تحریم الظن۔ بخاری کتاب الادب)

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے۔ میں آپ کو رات کے وقت ملنے کو آئی اور آپ سے باتیں کرتی رہی۔ جب میں گھر جانے کے لئے کھڑی ہوئی تو آپؐ بھی مجھے کچھ دور تک چھوڑنے کے لئے ساتھ چل پڑے۔ راوی کہتا ہے کہ وہ ان دنوں اسامہ بن زیدؓ کے گھر رہ رہی تھیں۔ انصار میں سے دو آدمی گزرے جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تیز قدم ہو گئے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذرا ٹھہرو۔ یہ صفیہ بنت حیی ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپؐ کے بارہ میں ہم بدظنی کر سکتے ہیں؟ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **فرمایا شیطانی خیالات انسان میں خون کی گردش کرنے کی طرح گردش کرتے ہیں۔ مجھے اس بات کا اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ دونوں کے دل میں وہ کوئی بدظنی نہ پیدا کر دے۔ یا آپؐ نے فرمایا کوئی شر نہ پیدا کر دے۔** (سنن ابی داؤد' کتاب الادب باب فی حسن الظن)

اسی طرح مسند احمد بن حنبل میں ایک روایت حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے وصال سے تین روز پہلے یہ سنا کہ تم میں سے ہر کوئی اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں حسن ظن رکھتا ہو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 293 مطبوعہ بیروت)

اب یہ حدیث بہت ہی اہم ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے تین روز پہلے کی ہے اور سب سے بڑے اس کے مصداق تو آپ خود تھے کہ ہر کوئی اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے بارہ میں حسن ظن رکھتا ہو۔ سب سے زیادہ حسن ظن اللہ تعالیٰ کے بارہ میں تو خود حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا اور جابر کو بھی آپؐ نے یہی نصیحت فرمائی کہ تم فوت نہ ہو جب تک اللہ کے بارہ میں حسن ظن نہ رکھو۔ اب فوت ہونا تو انسان کے اپنے بس میں نہیں ہے۔ کسی وقت بھی

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

موت آجاتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تم نہ مرو جب تک کہ تم مسلمان نہ ہو''۔ تو مرنا تو ہمارے اختیار میں نہیں ہے' (-) ہونا ہمارے اختیار میں ہے۔ پس اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ ہر لمحہ جو تم زندگی کا گزارو وہ ایمان کی حالت میں اور اللہ تعالیٰ پر حسن ظن کی حالت میں گزارو۔ کسی لمحہ بھی موت آسکتی ہے تو وہ اللہ دے گا۔ لیکن حسن ظن کم نہ کرنا تمہارا کام ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' انا عند ظن عبدی بی '' کہ میں انسان کے ظن کے مطابق ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ مجھ پر حسن ظنی کرے گا' میری بخشش پہ اعتبار کرے گا تو میں بھی اسی کے مطابق اس سے سلوک کروں گا۔ اگر وہ مجھ سے بدظنی رکھے گا' اور بدظنی کا تعلق صرف اللہ سے نہیں بلکہ بندوں سے بھی ہے جو بندوں سے بدظنی رکھتا ہے وہ اللہ سے بھی بدظنی رکھتا ہے' پس فرمایا کہ جو بدظنی کرے گا میں اس کے مطابق ہی اس سے سلوک کروں گا۔

ھمام بن منبہ ایک سلسلہ رواۃ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ وہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے بیان کی ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے میں اپنے بندہ سے اس کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔ یہ وہی حدیث ہے جو میں ابھی پڑھ چکا ہوں' انا عند ظن عبدی بی''۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 315 مطبوعہ بیروت)

ایک روایت بخاری کتاب التوحید میں ہے حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کہتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اپنا آپ اس پر ظاہر کرتا ہوں۔ پس جیسا وہ میرے متعلق گمان کرے ایسا ہی میرا اس سے سلوک ہوتا ہے۔ (بخاری' کتاب التوحید باب یحذرکم اللہ نفسہ

اب اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے چند حوالے میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ فرماتے ہیں: ''بہت سی بدیاں صرف بدظنی سے ہی پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک بات کسی کی نسبت سنی اور جھٹ یقین کر لیا۔ یہ بہت بری بات ہے۔ جس بات کا قطعی علم اور یقین نہ ہو اس کو دل میں جگہ مت دو۔ یہ اصل بدظنی کو دور کرنے کے لئے ہے کہ جب تک مشاہدہ اور فیصلہ صحیح نہ کرے نہ دل میں جگہ دے اور نہ ایسی بات زبان پر لائے۔ یہ کیسی محکم اور مضبوط بات ہے''۔

(الحکم - جلد 10' نمبر 22 صفحہ 203 بتاریخ 24/ جون 1906ء)

حضرت مسیح موعود (-) مزید فرماتے ہیں:

''میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت اخلاقی حالت بہت ہی گری ہوئی ہے۔ اکثر لوگوں میں بدظنی کا مرض بڑھا ہوا ہے۔ وہ اپنے بھائی سے نیک ظنی نہیں رکھتے اور ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت برے برے خیال کرنے لگ جاتے ہیں اور ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں کہ اگر وہی عیب اس کی طرف منسوب ہوں تو اس کو سخت ناگوار معلوم ہو۔ اس لئے اول ضروری ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور انس پیدا ہوتا ہے اور آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے''۔

''آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے'' کا مطلب ہے جب بھائی بھائی سے ملتے ہیں تو ایک جماعت بن جاتے ہیں اور کندھے سے کندھے ملا کے کھڑے ہونے میں بھی یہی حکمت ہے۔ یہ جو ارشاد ہے کہ آپس میں کندھے ملا کے جماعت میں کھڑے ہو اس میں بھی یہی حکمت پوشیدہ ہے کہ ایک بنیان مرصوص کی طرح ہو جاؤ۔ تو حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں کہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ تم ایک دوسرے کو مضبوط کر رہے ہوتے ہو۔'' اور اس کے باعث انسان بعض دوسرے عیوب مثلاً کینہ' بغض' حسد وغیرہ سے بچا رہتا ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم' جدید ایڈیشن' صفحہ 215,214)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت یہ بری بلا ہے جو انسان کے اعمال کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے''۔

اکثر جو دشمنیوں کے متعلق مجھے اطلاعیں ملتی ہیں وہ بدظنی پر مبنی ہوتی ہیں۔ بہو ساس پر بدظنی کر رہی ہوتی ہے' ساس بہو پر بدظنی کر رہی ہے اور بعض خود اپنے بچوں پر بدظنی کر رہے ہوتے ہیں' بچے ماں باپ پر بدظنی کر رہے ہوتے ہیں تو اگر بدظنی کو رواج دیا جائے تو سارا معاشرہ پھٹ جاتا ہے۔ تو ایک جماعت ہونے کے لئے' ایک مٹھی کی طرح ایک ہو جانے کے لئے ضروری ہے کہ بدظنی سے کلیتہً پرہیز کریں۔

بدظنی کا مطلب کیا ہے آخر؟ ایک چیز جو مشاہدہ کی جائے' اپنی آنکھوں سے دیکھی جائے اس کے اوپر انسان کو یقین ہوتا ہے مگر بعض دفعہ ایسے حالات بھی ہوتے ہیں کہ اس یقین کے بدلہ میں انسان ایک گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بظاہر وہ ایک بات دیکھ رہا ہے لیکن درحقیقت وہ اور طرح ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک انسان دریا کے پاس سے گزر رہا تھا اس نے دیکھا کہ ایک آدمی ایک عورت کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے اور اس نے ہاتھ میں بوتل پکڑی ہوئی ہے اور وہ کچھ پی رہا ہے تو یہ مشاہدہ تھا۔ بدظنی یہ کی' اس نے سمجھا کہ یہ اس کی محبوبہ ہے اور بوتل میں شراب ہے۔ اب یہ سمجھ کر وہ آگے گزر گیا۔ اب مشاہدہ تو وہی رہے گا لیکن ظن کا فرق پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ اس نے بدظنی کر کے یہی سمجھ لیا کہ بس یہ گندہ اور بے کار آدمی ہے۔ اس وقت زور سے طوفان آیا۔ اتفاق یہ ہوا کہ وہ دونوں جس کو وہ محبوبہ سمجھ رہا تھا وہ اور یہ شخص ایک ہی کشتی میں سوار ہوئے۔ بہت سخت طوفان آیا اور خطرہ یہ ہوا کہ کشتی کسی وقت بھی ڈوبی کہ ڈوبی۔ اتنے میں ملاح نے اعلان کر دیا کہ اب میں کچھ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ بہت سے آدمی ڈوبنے لگے تو وہ آدمی جس پر بدظنی کی گئی تھی اس نے چھلانگ لگا کر چھ آدمیوں کو بچا لیا اور جو ساتواں ڈوب رہا تھا بدظنی کرنے والے کو کہا کہ تم اب اس کو بچاؤ۔ میں ابھی دیکھ لیتا ہوں کہ تم کیسا ظن کرتے ہو۔ اور پھر ساتھ ہی بتایا کہ جس کو تم میری محبوبہ سمجھ رہے ہو اس کا پردہ اٹھا کے دیکھو میری ماں ہے اور میں اپنی ماں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ تو اب دیکھیں مشاہدہ اور بدظنی میں کتنا فرق پڑ جاتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود (-) نے بدظنی کے خلاف بہت کچھ لکھا ہے اور احادیث اور بھی ہیں جن میں بدظنی سے کئی طرح روکا گیا ہے۔ میں مضمون کو چھوٹا کرنے کی خاطر بہت سی احادیث اور اقتباسات کو چھوڑ رہا ہوں۔

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں: ''میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے''۔

''معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے''۔ بدظنی کے پیچھے اس کا برا نتیجہ ضرور نکلتا ہے اور انسان کو چاہئے کہ بدظنی کرے ہی نہ تا کہ نہ کوئی گناہ میں مبتلا ہو نہ اس کا کوئی برا نتیجہ نکلے۔

''ساری عزتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ دیکھو بہت سے ابرار اخیار دنیا میں گزرے ہیں۔ گروہ دنیا دار ہوتے تو ان کے گزارے ادنیٰ درجہ کے ہوتے۔ ان کو کوئی پوچھتا بھی نہ۔ مگر وہ خدا کے لئے ہوئے اور خدا ساری دنیا کو ان کی طرف کھینچ لایا۔ خدا تعالیٰ پر سچا یقین رکھو اور بدظنی نہ کرو۔ جب اس کی بدبختی سے خدا پر بدظنی ہوتی ہے تو پھر نہ نماز درست ہوتی ہے' نہ روزہ' نہ صدقات''۔

اب یہ دیکھ لیں کہ بدظنی کے نتیجہ میں' بظاہر انسان روز نمازیں پڑھتا ہے' روزے رکھتا ہے' زکوٰۃ دیتا ہے سب چیزیں ضائع چلی جاتی ہیں کیونکہ وہ بدظن ہے۔ اور جو اللہ کے بندوں پر بدظن ہو اللہ اس کے اپنے متعلق ظن کو بھی خراب کر دیتا ہے اور رفتہ رفتہ انسان جنت سے نکل کر جہنم کے دروازے تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہی ہے جو اس کو وہاں سے بچا لے اور واپس پھیر دے۔''

فرماتے ہیں: **''بدظنی ایمان کے درخت کو نشوونما نہیں ہونے دیتی''۔ ایمان کا درخت پلتا ہی نہیں ہے۔ وہ بڑا ہو تو انسان کے کچھ کام آئے۔ وہ ایسا ہے جیسے جڑوں میں بیماری لگ گئی ہو۔ ''بلکہ ایمان کا درخت یقین سے بڑھتا ہے''۔** (ملفوظات جلد سوم' جدید ایڈیشن' صفحہ 64)

اور بدظنی اور یقین میں بہت فرق ہے۔ بدظنی کر کے یقین کو پھیلانا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور اسے غیبت قرار دیا ہے۔ ایک دوست نے مجھے خط لکھا کہ غیبت کے خلاف خطبہ دیں کیونکہ لوگ غیبت کرتے ہیں اور آپ کے خلاف بھی باتیں کرتے ہیں۔ اگر آپ خطبہ دیں گے اور پھر اس شخص نے جس نے مجھ سے خلاف باتیں کی ہیں' اس نے توبہ نہ کی اور باز نہ آیا تو میں پھر اس کا نام لکھوں گا۔ تو اگلے خطبہ میں غیبت کی بات ہو گی مگر غیبت کے متعلق اتنا بتا دیتا ہوں کہ اس نے خود بھی غیبت کی ہے۔ مجھے کہہ رہا ہے غیبت کے خلاف خطبہ دیں اور آپ ایک شخص کے خلاف غیبت کر رہا ہے۔ اس کو چاہئے تھا کہ اس شخص کو نقل پیش کرے میرے خط کی یا اس کو مخاطب کر کے خط لکھتا اور اس کی نقل مجھے بھیجتا' کہتا کہ تم نے یہ غیبت کی ہے اور میں تمہیں سمجھا رہا ہوں کہ یہ بہت بری بات ہے اور تمہیں بتاتا کہ اب میں یہ خلیفۃ المسیح کے سامنے معاملہ پیش کر رہا ہوں۔ تو بہت سی احتیاطوں کی ضرورت ہے' بدظنی سے بھی بچیں اور غیبت سے بھی بچیں اور آئندہ جمعہ کو انشاء اللہ تعالیٰ میں غیبت کے متعلق زیادہ تفصیل سے روشنی ڈالوں گا۔

آخر پر حضرت مسیح موعود (-) کا ایک اقتباس میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

''شر بدظنی سے پیدا ہوتا ہے۔ قرآن شریف کو اول سے آخر تک پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بدظنی مت کرو' اللہ تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑو' اسی سے مدد مانگو۔ اللہ تعالیٰ ہر میدان میں مومن کی مدد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ہر میدان میں تیرے ساتھ ہوں اور وہ اس کے لئے ایک فرقان پیدا کرتا ہے۔ جو اس کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کرتا وہ بدظنی کرتا ہے''۔ جو اللہ کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کرتا وہ بدظنی کرتا ہے۔

''جو شخص خدا تعالیٰ سے نیک ظن کرتا ہے وہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بدظنی کرتا ہے''۔ اب یہ فقرہ ذرا وضاحت طلب ہے ورنہ اس کے سنتے وقت شاید غلط نہ سمجھ جائیں۔ ''وہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے بدظنی کرتا ہے''۔ جو اللہ سے بدظنی کرتا ہے وہ اللہ سے بدظنی کرنے والوں کی طرف رجوع کرتا ہے۔ کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔ جس قسم کے لوگ ہوں وہ اسی قسم کے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اب آپ یہ نوٹ کریں گے کہ جماعت میں بھی منافق اور بدظنی کرنے والے ایک گروہ ہو جاتے ہیں۔ اور ایک کو جان لو تو دوسرے کو پہچان لوگے۔ پس اس لحاظ سے جو بدظنی کرتا ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود (-) فرما رہے ہیں وہ اسی کی طرف رجوع کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے بددیانتی اور بدظنی سے پیش آتا ہے۔

''اور جو اللہ تعالیٰ سے بدظنی کرتا ہے مجبور ہوتا ہے کہ اپنے لئے کوئی دوسرا معبود بنائے اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے''۔ اب اس سے زیادہ بدظنی کا برا نتیجہ اور کیا نکالا جا سکتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں انسان شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ''جب انسان اس بات کو سمجھتا ہے کہ خدا کریم و رحیم ہے اور اس بات پر ایمان صدق دل سے لاتا ہے کہ اس کے وعدے ٹلنے کے نہیں تو وہ اس پر جان فدا کرتا ہے اور در پردہ خدا تعالیٰ سے عشق رکھتا ہے''۔ ''در پردہ خدا تعالیٰ سے عشق رکھتا ہے''۔

یہ بہت ہی اہم نکتہ ہے جو حضرت مسیح موعود (-) نے بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے عشق کو تبھی قبول کرتا ہے جب وہ در پردہ ہو' لوگوں کے دکھاوے کے لئے نہ ہو' جو عشق دکھایا جائے اس کو عشق نہیں کہا جاتا اس کو دکھاوا کہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے پاک بندے ہمیشہ در پردہ عشق کرتے ہیں لیکن جب خدا ان کو مثال بنا کر دوسروں پر ان کی مثال ظاہر کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس عشق سے پردہ اٹھاتا ہے۔ اب وہ ستار بھی عجیب ہے۔ برائیوں پر پردے رکھتا ہے لیکن اپنے پیارے بندوں کے عشق سے خود ہی پردہ اٹھاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہم جو جانتے ہیں کہ کس قدر عشق تھا وہ ان حدیثوں سے جانتے ہیں جن حدیثوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنا ذکر کرتے ہوئے بظاہر غیر کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا خدا کا ایک بندہ ایسا تھا' خدا کا ایک بندہ ایسا تھا۔ اس طرح اللہ سے عشق کرتا تھا' اس طرح اس کو اللہ سے محبت تھی۔ اب یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار ہے یہ بنی نوع انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کی خاطر مجبوراً کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا۔ **اور حقیقت میں جس کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہو وہ در پردہ ہی ہوتی ہے' ہر محبت ہی در پردہ ہوتی ہے۔ کون چاہتا ہے کہ میری محبت کے ڈھنڈورے پیٹے جائیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے محبت کو در پردہ ہی رکھو۔** خدا تعالیٰ نے چاہا اور جس حد تک چاہا وہ آپ کی محبت کو دنیا میں روشن کر دے گا مگر آپ کے دکھاوے کے لئے نہیں۔ اس وجہ سے کہ تا کہ دوسرے لوگ بھی آپ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت کریں۔

پھر فرماتے ہیں: ''وہ اس پر جان فدا کرتا ہے اور در پردہ خدا تعالیٰ سے عشق رکھتا ہے اور ایسا انسان خدا تعالیٰ کا چہرہ اسی دنیا میں دیکھ لیتا ہے''۔ خدا تعالیٰ کا چہرہ اس دنیا میں کیسے دیکھ لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا چہرہ تو کوئی چہرہ ایسا نہیں ہے جو کسی وقت بھی اس دنیا میں یا اس دنیا میں دکھائی دے۔ اس دنیا میں اس کے صفات کے تصور سے وہ چہرہ ظاہر ہوتا ہے۔ جتنا اس کے صفات پر یقین کامل ہو اسی قدر آپ خدا کے چہرہ کو دیکھتے ہیں۔ آپ سورۃ فاتحہ پڑھیں اس میں جو جو خدا تعالیٰ کی صفات بیان فرمائی گئی ہیں ان پر غور کریں تو آپ کو خدا کا چہرہ دکھائی دے دے گا۔ لیکن یہ صفات کا چہرہ ہے۔ مرنے کے بعد یہ صفات اور زیادہ قریب سے دیکھی جائیں گی۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مرنے کے بعد چار کی بجائے آٹھ فرشتے خدا کے عرش کو اٹھائے ہوں گے۔

یہ ایک لمبا تفصیلی مضمون ہے مگر مفہوم یہی ہے کہ قیامت کے بعد اللہ تعالیٰ کی رؤیت جو ہے

وہ روحانی طور پر زیادہ قریب کی صفات میں دکھائی جاوے گی جیسے آپ اس کے قریب ہو گئے ہیں تو اس لئے اللہ تعالیٰ کے وعدے تو ٹلتے نہیں وہ تو جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے مگر خدا تعالیٰ اس کو دنیا میں اپنا چہرہ دکھلا دیتا ہے اس کی صفات اس کے حق میں ظاہر ہونے لگ جاتی ہیں۔ اس کی دعائیں قبول ہونے لگ جاتی ہیں۔ اس میں وہ صفات پیدا ہو جاتی ہیں جو اللہ سے پیار کرنے والوں کے دل میں ہوتی ہیں۔ "نور خدا مونہاں تے وسے ولیاں ایہہ نشانی" ۔ یہ حضرت مسیح موعود (۔) فرمارہے ہیں کہ ان کا نور خدا ان کے چہروں پر برستا ہے یہ ان کی نشانی ہے۔

پھر فرماتے ہیں "اپنے انعامات اس پر نازل کرتا ہے" ۔ اب انعام سے مراد دراصل بنیادی طور پر وحی ہے۔ ویسے بھی اللہ کے بہت سے انعام ہوتے ہیں لیکن قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ سچا اور حقیقی انعام وحی کی صورت میں نازل ہوتا ہے۔ فرمایا "اور اس کو تسلی بخشتا ہے" ۔ جب تسلی بخشتا ہے تو دراصل یہ وحی کے ذریعہ بخشتا ہے۔ "اور محبت اور وفا کا چہرہ دکھاتا ہے۔ لیکن بے وفا غدار ہمیشہ محروم رہتا ہے" ۔ (ملفوظات جلد چہارم 'جدید ایڈیشن' صفحہ 35'36)

پس ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ میں کوئی بے وفا' غدار نہ پیدا کرے۔ ان تمام نصیحتوں پر عمل کریں تو انشاء اللہ آپ بھی خدا کا چہرہ دیکھ سکیں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 16 مارچ 2001ء)

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خاں صاحب

عالمی عدالت انصاف کا تعارف اور طریق کار

پاکستان کو یہ فخر حاصل ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب عالمی عدالت انصاف اور جنرل اسمبلی کے صدر رہے

پہلے تو یہ بات ذہن میں رکھیئے کہ زمانہ قدیم میں بھی بعض اقوام اپنے تنازعے ثالثی کے طریق سے حل کرنے کی ضرورت محسوس کرتی تھیں۔ مثال کے طور پر قدیم یونانی لوگ دوسری ریاستوں کے ساتھ اپنے مسائل کے تصفیہ کے لئے پرامن ذرائع استعمال میں لاتے تھے۔ بعد کی صدیوں میں بھی ثالثی کا طریقہ بار بار دکھائی دیتا ہے۔

ثالثی کی مستقل عدالت

انیسویں صدی کے آخر میں روس کے زار نکولس II نے دنیا کی بڑی بڑی اقوام کو ایک کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی۔ ایجنڈا کی ایک شق بین الاقوامی ثالثی سے متعلق تھی۔ اس کانفرنس میں چھبیس ممالک نے حصہ لیا۔ یہ کانفرنس ہیگ (ملک ہالینڈ) میں 1899ء میں انعقاد پذیر ہوئی اور تاریخ میں ہیگ کی پہلی امن کانفرنس کے نام سے معروف ہے۔ اس میں فیصلہ کیا گیا کہ ہیگ کے مقام پر ثالثی کی مستقل عدالت قائم کی جائے جس کا مقصد یہ ہو کہ اقوام عالم کے لئے ثالثی کے ذریعہ تنازعے نمٹانے کی راہ ہموار کی جائے۔ ہیگ کے مقام پر دوسری امن کانفرنس 1907ء میں منعقد ہوئی۔ ان دو کانفرنسوں کے نتیجہ میں جو ثالثی کی مستقل عدالت قائم ہوئی وہ عام معنوں کے لحاظ سے اس طرح کی کوئی قانونی عدالت نہیں ہے جو مستقل طور پر کام کرتی ہے اور جس کے جج باقاعدہ مقرر شدہ ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ بین الاقوامی قانون کے ماہرین کی ایک بڑی تعداد کے ذریعہ تشکیل دی جاتی ہے جن کی تقرری ممبر ممالک کی حکومتیں کرتی ہیں۔ کوئی ملک چار سے زیادہ اراکین کی تقرری نہیں کر سکتا۔ اگر دو ریاستوں کے درمیان کوئی ایسا تنازعہ پیدا ہو جائے جسے سفارتی ذرائع سے حل نہ کیا جاسکے تو یہ ریاستیں اس تنازعے کو ایک ثالثی عدالت کے سامنے پیش کرنے کی مجاز ہوتی ہیں۔ جسے مقرر کردہ اراکین میں سے تشکیل دیا جاتا ہے۔ عام طور پر ہر فریق دو ممبر مقرر کرتا ہے اور پھر یہ چاروں ممبرز یا دونوں فریق مل کر پانچویں ممبر کا تقرر کرتے ہیں۔ اس طرح یہ ثالثی عدالت بین الاقوامی قانون کے مطابق فیصلہ کرتی ہے اور دونوں ریاستیں اس فیصلہ کو ماننے کی پابند ہوتی ہیں۔ مستقل ثالثی عدالت کے اب کوئی چوہتر 74 ممالک ممبر ہیں۔

امن محل

The peace palace

ثالثی کی مستقل عدالت شروع میں بہت ہی سادہ ماحول میں ہیگ کے علاقہ PRINSEGRACHT کی ایک بڑی سی عمارت میں قائم کی گئی تھی۔ لیکن 1903ء میں امریکہ کے ایک کروڑ پتی اینڈریو نے ثالثی کی مستقل عدالت کی عمارت کے طور پر ایک محل کی تعمیر اور اس کی دیکھ بھال کے لئے پندرہ لاکھ ڈالر کا عطیہ دیا۔ شروع سے ہی اینڈریو کا یہ ارادہ تھا کہ اس محل کو بین الاقوامی قانون سے متعلق ایک وسیع لائبریری سے مزین ہونا چاہئے جو مکمل طور پر اس ثالثی عدالت کے کنٹرول میں ہوگی۔ اس محل کو امن محل (Peace palace) کا نام دیا گیا۔ مقصد یہ تھا کہ اس نام سے اس بات کی عکاسی ہو کہ مختلف تنازعات کے حل کے لئے زبردست جدوجہد کی ضرورت واہمیت ہے تاکہ دنیا میں امن قائم رکھا جا سکے۔ اس محل کی عمارت کے شایان شان ڈیزائن کے لئے بین الاقوامی مقابلہ کرایا گیا اور اس مقابلہ کا جیتنے والا فرانسیسی آرکیٹیکٹ CORDONNIER تھا۔ تمام اقوام نے اپنے اپنے ملک کی خاص اشیاء بھجوا کر اس امن محل کی تعمیر میں حصہ لیا۔ اس طرح یہ چیز اس بات کی علامت بن گئی کہ اقوام نے مل کر "امن گھر" کی بنیاد رکھی ہے۔

اس محل کی افتتاحی تقریب 28 اگست 1913ء کو منائی گئی۔ اس موقع پر نیدرلینڈ (ہالینڈ) کی ملکہ اور امریکہ کا مخیر شہری اینڈریو بھی موجود تھے۔ پہلی عالمی جنگ کے بعد لیگ آف نیشنز کے قواعد و ضوابط کے مطابق مستقل ثالثی عدالت کے شانہ بشانہ بین الاقوامی انصاف کی مستقل عدالت بھی اسی پیس پیلس (امن محل) میں قائم کی گئی ہے۔ ثالثی عدالت کے مقابل پر یہ نئی عدالت صحیح معنوں میں عدالت قانون تھی جس کے ممبران کی تعداد مقرر شدہ تھی جو نو سال تک اپنے عہدے پر فائز رہتے تھے۔ ان پندرہ ججوں کی تقرری اسمبلی اور لیگ آف نیشنز کی کونسل دونوں مل کر کرتی تھیں۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد اپنے اختتام سے پہلے پہلے اس عدالت نے تقریباً چالیس فیصلے کئے اور لیگ آف نیشنز کی مختلف تنظیموں کو تیس کے قریب مشاورتی تجاویز دیں۔ کیونکہ قواعد و ضوابط کے مطابق اس کو ایسا کرنے کا حق حاصل تھا۔

عدالت کی موجودہ شکل

جب لیگ آف نیشنز کی جگہ اقوام متحدہ نے لی تو بین الاقوامی انصاف کی مستقل عدالت کا نام بدل کر بین الاقوامی (عالمی) عدالت انصاف رکھ دیا گیا۔ اقوام متحدہ کے تمام ممبر ممالک اس عدالت کے بھی ممبران سمجھے جاتے ہیں اور جو ممالک اقوام متحدہ کے ممبران نہیں ہیں وہ بھی اس عدالت سے رجوع کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ ان قواعد و ضوابط کو تسلیم کریں جو ممبر ممالک پر لاگو ہوتے ہیں۔ یہ عدالت بھی پندرہ ججوں پر مشتمل ہوتی ہے جنہیں نو سال کے لئے چنا جاتا ہے ایک قومیت کے بیک وقت دو جج نہیں بن سکتے۔ عدالت کے تمام جج دوبارہ انتخاب لڑنے کے مجاز ہوتے ہیں۔ عدالت کے سامنے پیش ہونے والے تمام معاملات میں فیصلہ اکثریت رائے سے کیا جاتا ہے۔ اگر کسی معاملہ میں دونوں اطراف کے ججوں کی تعداد برابر برابر ہو تو صدر عدالت کا ووٹ فیصلہ کن ثابت ہوتا ہے۔ اس نئی عدالت (عالمی عدالت انصاف) کا محل وقوع پیس پیلس (امن محل) ہی ہے۔ اپنے قیام سے لیکر اب تک اس عدالت نے متعدد تنازعات کو نمٹایا ہے خاص طور پر جن تنازعات کا ذکر کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہیں

CORFU CHANNEL میں پیش آنے والے واقعات کے بارہ میں البانیہ اور برطانیہ کے درمیان تصفیہ۔ سیاسی پناہ لینے کے بارہ میں کولمبیا اور پیرو کے درمیان تنازعہ۔ ایران اور برطانیہ کے درمیان تیل کے مسئلہ پر پیدا ہونے والا نزاع وغیرہ۔ اپنی نئی شکل (عالمی عدالت انصاف) میں عدالت کو مشاورتی تجاویز دینے کے لئے کئی درخواستیں موصول ہوتی ہیں۔ سابقہ عدالت کی طرح عالمی عدالت انصاف بھی اپنے تمام فیصلے شائع کرتی ہے۔

وسیع و مفید لائبریری

امن محل میں بین الاقوامی قانون اور مختلف اقوام کے قوانین سے متعلق ایک وسیع لائبریری عالمی عدالت انصاف کی تحویل میں ہے۔ پورے محل کی طرح اس لائبریری کا انتظام اور دیکھ بھال بھی اینڈریو فاؤنڈیشن کے گورنرز کے سپرد ہے۔ یعنی یہ لائبریری اقوام متحدہ کا حصہ نہیں ہے۔ جیسا کہ بعض لوگ غلطی سے سمجھتے ہیں۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد جب امن محل کی توسیع ناگزیر ہو گئی تو کتابوں کے سٹور کو ایک نئی تعمیر شدہ عمارت میں منتقل کر دیا گیا جو اصل عمارت کے ساتھ ایک مسقف پل کے ذریعہ ملی ہوئی ہے۔

ہیگ اکیڈمی

امن محل میں قائم ایک اور تنظیم بین الاقوامی قانون کی ہیگ اکیڈمی ہے۔ یہ اکیڈمی 1923ء میں قائم کی گئی جو مختلف اقوام کے سولہ ممبران پر مشتمل انتظامی کمیٹی کی نگرانی میں کام کرتی ہے۔ جولائی اور اگست کے مہینوں میں "امن محل" کی ایک اضافی عمارت میں مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے چوٹی کے ماہرین بین الاقوامی پبلک اور پرائیویٹ قانون پر لیکچر دیتے ہیں۔ ان لیکچرز کا اہتمام ان لوگوں کے لئے کیا جاتا ہے جنہوں نے اپنے ملک میں بین الاقوامی قانون کے متعلق یونیورسٹی کورس مکمل کر لیا ہوتا ہے اور ان کا مطمح نظر یہ ہوتا ہے کہ وہ بین الاقوامی قانون سے متعلق مسائل کے ضمن میں بین الاقوامی رابطہ کے ذریعہ اپنے علم کو وسعت دے سکیں۔

1950ء سے اکیڈمی سے امتحان پاس کرنے والوں کے لئے ڈپلومہ جاری کرنے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔

1957ء سے بین الاقوامی قانون اور بین الاقوامی رابطے سے متعلق ایک مطالعاتی و تحقیقاتی مرکز کا بھی الحاق اکیڈمی سے کر دیا گیا ہے۔ اکیڈمی کے کورسز انگریزی اور فرانسیسی زبان میں ہوتے ہیں۔ اس ساری وضاحت سے ظاہر ہوتا ہے کہ بین الاقوامی انصاف فراہم کرنے سے پیس پیلس کو اہم مقام حاصل ہے۔ اس محل کے بڑے مدخل کے بالمقابل واقع ہال میں یہ الفاظ کندہ ہیں:

(ترجمہ) "خدا کرے کہ انصاف کا سورج ہمیں روشنی عطا کرتا رہے!!"

پاکستان کا قابل ذکر اعزاز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مملکت خداداد پاکستان نے اپنے قیام کے آغاز سے ہی متوازن اور کامیاب خارجہ پالیسی اختیار کی اور اس کے پہلے اور قابل فخر وزیر خارجہ اور قائداعظم کے معتمد ساتھی حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں نے کئی سال تک اقوام متحدہ کے فورم پر اپنے ملک کی ایسی شاندار اور مسلسل نمائندگی کی جس سے ایک طرف پاکستان کا نام چار دانگ عالم میں عزت واحترام سے لیا جانے لگا اور دوسری طرف اقوام متحدہ کے ممبر ممالک چوہدری صاحب کی فراست، لیاقت اور اصابت فکر و خطاب کے قائل ہو گئے۔

چنانچہ جب 1954ء میں محترم چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب وزارت خارجہ کے منصب سے مستعفی ہونے کے بعد عدالت انصاف کے جج کے منصب کے لئے امیدوار بنے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان کے امیدوار کے مقابل پر کامیاب قرار پائے۔ وطن عزیز اور محترم چوہدری صاحب کے اس اعزاز کے متعلق معروف ایڈووکیٹ اور مضمون نگار افتخار علی شیخ نے اپنے مضمون مطبوعہ "نوائے وقت" 4۔ دسمبر 1990ء میں خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ وہ شروع مضمون میں لکھتے ہیں:

"عالمی عدالت انصاف ایک ہمہ مقتدر ادارہ ہے۔ اس کا صدر مقام ہالینڈ کے شہر ہیگ میں ہے۔ اس عالمی عدالت کے لئے ججوں کا تقرر بذریعہ انتخاب کیا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کے ہر ممبر ملک کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی جانب سے نامزد امیدوار منتخب ہو"

آگے چل کر لکھتے ہیں:

"پاکستان کو یہ فخر حاصل ہے کہ آزادی کے تھوڑے ہی عرصے بعد اسے عالمی عدالت کے بنچ پر نمائندگی حاصل ہو گئی۔ سر محمد ظفراللہ پاکستان کی جانب سے امیدوار بنے اور منتخب ہوئے۔ ان کی کامیابی میں ان کی ذاتی عالمی شہرت کا دخل بھی تھا اور برطانوی دولت مشترکہ میں پاکستان کے رکن ہونے کا بھی۔ آزادی کے 43 برسوں میں ہم نے بار بار کوشش کی کہ عالمی عدالت کے بنچ پر ایک نشست ہمیں مل جائے۔ پہلی کوشش میں تو سر محمد ظفراللہ کی کامیابی کی صورت میں بار آور ہوئی"۔

(بقیہ مضمون میں باقی کی تین کوششوں کی ناکامی کی تفصیل دی گئی ہے۔ ناقل)

("عالمی عدالت اور ہماری شکست" از افتخار علی شیخ ایڈووکیٹ مطبوعہ نوائے وقت 4۔ دسمبر 1990ء)

دوسری بار بڑھ کر اعزاز

محترم چوہدری صاحب کو دوسری بار انتخاب لڑ کر پھر سے عالمی عدالت انصاف کا جج بننے کا پہلے سے بڑھ کر اعزاز حاصل ہوا۔ وہ اس طرح کہ اس دوسری مدت کے دوران وہ اس عالمی عدالت کی صدارت (چیف جسٹس شپ) کے عہدہ جلیلہ تک بھی پہنچے اس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں اس اعزاز کے قابل بنادیا جو دنیا بھر میں منفرد ہے یعنی وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر بھی رہے اور عالمی عدالت انصاف کے بھی صدر رہے۔ اور اب تک یہ دونوں قابل رشک عہدے صرف ان کی ذات میں جمع ہوئے ہیں۔ اس طرح انہوں نے اپنے وطن پاکستان کے لئے وہ عظیم ترین اعزاز حاصل کئے جن میں پاکستان دنیا بھر میں منفرد و یکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب جیسے روشن ستارے عطا فرماتا رہے۔

عاصی کرنالی کا یہ دعائیہ شعر یاد آتا ہے:

وہ ہمت دے کریں اس کی حفاظت ہم دل و جان سے
یہ خطہ ہم کو دل جیسا یہ دھرتی ہم کو جاں جیسی

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33181 میں حبۃ الحئی بنت محمد اشرف جاوید صاحب قوم .... پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صدر بازار خانپور ضلع رحیم یارخان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 99-12-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی بالیاں وزنی چار ماشہ مالیتی/1500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ حبۃ الحئی بنت محمد اشرف جاوید احمدیہ لائبریری صدر بازار خانپور ضلع رحیم یارخان گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد کاشف مربی سلسلہ وصیت نمبر 27073 گواہ شد نمبر 2 عبدالشفیق گرین ٹاؤن خانپور ضلع رحیم یارخان۔

☆☆☆☆

مسل نمبر 33182 میں منصورہ منزہ باجوہ بنت محمد اشرف صاحب باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر 18 بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو ملتان شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2000-1-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ منصورہ منزہ باجوہ مکان نمبر 18 گلی نمبر 4 بلاک "V" نیو ملتان شہر گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف باجوہ وصیت نمبر 24727 والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 خالد طیب باجوہ برادر موصیہ

☆☆☆☆

مسل نمبر 33183 میں جمیلہ انجم باجوہ بنت محمد اشرف باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالبعلمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2000-1-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ جمیلہ انجم باجوہ مکان نمبر 18 گلی نمبر 4 بلاک "V" نیو ملتان گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف باجوہ والد موصیہ وصیت نمبر 24727 گواہ شد نمبر 2 خالد طیب برادر موصیہ۔

☆☆☆☆

مسل نمبر 33184 میں نذیر بیگم بیوہ مقصود احمد باجوہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 60 بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2000-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ ایک کنال واقع مدینہ ٹاؤن مالیتی/3000000 روپے۔ 2۔ ترکہ خاوند مرحوم سے نقد شرعی حصہ 1/8/-96875 روپے۔ 3۔ زیورات طلائی ساڑھے پانچ تولہ مالیتی/30000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی/3126875 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/1640 روپے ماہوار بصورت پنشن خاوند مرحوم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نذیر بیگم ساکن 1-x-14 مدینہ ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر قدرت اللہ ولد چوہدری نعمت اللہ صاحب مکان نمبر 1 کشمیر روڈ خیابان کالونی نمبر 3 فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 حافظ محمد اکرم حفیظ مرکزی سیکرٹری مال فیصل آباد۔

☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم مبشر احمد صاحب کارکن دارالضیافت کی اہلیہ محترمہ بشریٰ مبشر صاحبہ کے پتہ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں 8- اپریل کو ہوا ہے- احباب سے موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے-

مکرم منشی مبشر احمد صاحب دارالرحمت وسطی کی ایک پوتی - ایک نواسہ اور ایک پوتا تینوں یرقان کی بیماری میں مبتلا ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں منشی صاحب کی ہمشیرہ بھی آنکھوں کے اپریشن کے لئے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں- نیز خود منشی صاحب بھی بیمار رہتے ہیں- احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے-

اعتذار

الفضل ربوہ کے مسیح موعود نمبر شمارہ 20 مارچ 2000ء میں الحکم 26 مئی 1935ء سے حضرت مسیح موعود کے بارے میں بعض احباب کے تاثرات شائع کئے گئے تھے- ان میں ایک نام غازی نذیر احمد برق کا بھی ہے- مضمون سے تاثر ملتا ہے کہ گویا یہ شخص حضرت مسیح موعود کا رفیق تھا- یہ بات درست نہیں اس کے اپنے بیان کے مطابق اس کی پیدائش 29 مئی 1908ء کی ہے- اس شخص نے سندھ میں خلافت ثالثہ میں ایک فتنہ بھی کھڑا کیا تھا- اس طرح اس مضمون میں ایک صاحب محمد صادق شبنم کا ذکر بھی ہے- یہ شخص فتنہ مستریاں میں ملوث تھا- ادارہ الفضل ان فروگذاشتوں پر بے حد معذرت خواہ ہے-

ضروری اعلان

ربوہ میں جن احباب کے ٹیلی فون لگے ہوئے ہیں وہ ٹیلی فون کے دفتر میں جا کر ٹیلی فون ڈائریکٹری نئی سال 2001ء حاصل کر لیں-

اسسٹنٹ انجینئر ٹیلی فون چناب نگر

بقیہ صفحہ 1

جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں- نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بہ گاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں-

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں- براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں- (نگران امداد طلباء)

تحریک کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے- جس کے ساتھ ساتھ خدمت کرنے والوں کے لئے مالی، جانی، علمی ہر لحاظ سے بے پناہ مواقع پیدا ہو رہے ہیں- جنوری 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احمدی بچوں اور بچیوں کی نگہداشت، مدد اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے جن کے والدین یا والد فوت ہو چکے ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت انہیں سنبھالے ایک منصوبہ کا اعلان فرمایا جس کا نام کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ رکھا گیا- ابتداء میں ایک سو خاندانوں کے سنبھالنے کا ٹارگٹ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت اور صاحب دل دوستوں نے گراں قدر وعدے فرما کر اس کو اتنا مضبوط بنا دیا کہ اس وقت تقریباً 370 خاندانوں کے 1200 بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ ماہانہ وظیفہ دیا جا رہا ہے- ان کی تربیت کے لئے اور دوسرے مسائل کے حل کے لئے کمیٹی ہذا کی طرف سے باقاعدہ رہنمائی کی جاتی ہے- بچیوں کی شادی اور بچوں کے تعلیمی اخراجات کے وقت مناسب مدد کی جاتی ہے اور جہاں تک ہو سکے دوسرے امور میں بھی ان کا ساتھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود کفیل ہو کر اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں- ابتداء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 137 گھرانوں کے 540 یتامیٰ بالغ ہو چکے ہیں یا تعلیم مکمل کر چکے ہیں یا برسر روزگار ہو چکے ہیں یا شادیاں ہو چکی ہیں اور یتامیٰ کمیٹی کی کفالت سے نکل چکے ہیں-

جوں جوں کام میں وسعت ہوتی جا رہی ہے اور تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ہم صاحب حیثیت، صاحب توفیق مالی وسعت رکھنے والے دوستوں کو فنڈ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ جہاں وہ اپنے بچوں کی جسمانی ضروریات اور روحانی تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں وہاں یتیم بچوں بچیوں کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ شامل کر کے ان کی مدد کے لئے باقاعدہ حصہ لے کر اس فنڈ کو مضبوط کریں- ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ -/500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے- اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے- آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت-ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

اتوار 15/ اپریل 2001ء

12-50 a.m.	عربی پروگرام-
1-15 a.m.	چلڈرنز کلاس-
2-15 a.m.	پروگرام واقفین نو ربوہ
2-45 a.m.	جرمن ملاقات-
4-05 a.m.	تلاوت-خبریں-
4-50 a.m.	کوئز: خطبات امام
5-05 a.m.	لقاء مع العرب نمبر 228
6-05a.m.	ایم-ٹی-اے کینیڈا
7-00 a.m.	اردو کلاس نمبر 132
8-05 a.m.	سیرت النبیؐ
8-55 a.m.	چلڈرنز کلاس-
10-05 a.m.	تلاوت-خبریں-
11-05 a.m.	کوئز: خطبات امام
11-20 a.m.	جرمن ملاقات
12-20 p.m.	چائنیز پروگرام-
12-45 p.m.	لقاء مع العرب-نمبر 228
1-50 p.m.	اردو کلاس نمبر 132
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس-
4-05 p.m.	تلاوت-خبریں-
4-45 p.m	چائنیز سیکھئے
5-05 p.m.	بیک لجنہ و ناصرات سے ملاقات
6-15 p.m.	بنگالی سروس-
7-15 p.m.	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
8-30 p.m.	چلڈرنز کلاس نمبر 122
9-00 p.m.	جرمن سروس-
10-05 p.m.	تلاوت-
10-15 p.m.	اردو کلاس نمبر 133
11-40 p.m.	لقاء مع العرب نمبر 239

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوموار 16/ اپریل 2001ء

12-40 a.m.	ایم ٹی اے ورائٹی
1-30 a.m.	درس القرآن نمبر 15
2-50 a.m.	بیک لجنہ و ناصرات سے ملاقات
4-05 a.m.	تلاوت-خبریں-
4-40 a.m.	چلڈرنز کلاس
5-00 a.m.	لقاء مع العرب نمبر 230
6-20 a.m.	تقریر: ابتدائی احمدیوں کی قربانیاں
7-10 a.m.	اردو کلاس نمبر 133
8-30 a.m.	چائنیز سیکھئے
8-50 a.m.	بیک لجنہ و ناصرات سے ملاقات
10-05 a.m.	تلاوت-خبریں-
10-40 a.m.	چلڈرنز کارنر-
10-55 a.m.	درس القرآن نمبر 15
12-10 p.m.	لقاء مع العرب نمبر 230
1-15 p.m.	اردو کلاس نمبر 124
2-20 p.m.	دستاویزی پروگرام
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس-
4-05 p.m.	تلاوت-خبریں-
4-55 p.m.	فرانسیسی پروگرام-
5-40 p.m.	چلڈرنز کارنر
5-55 p.m.	بنگالی سروس-
7-05 p.m.	ہومیو پیتھی کلاس نمبر 10
8-10 p.m.	چلڈرنز کلاس
8-55 p.m.	جرمن سروس-
10-05 p.m.	تلاوت-درس ملفوظات-
10-25 p.m.	اردو کلاس نمبر 134

منگل 17/ اپریل 2001ء

12-30a.m.	ترکی پروگرام-
1-05 a.m.	روحانی خزائن: پروگرام نمبر 26
1-20 a.m.	فرانسیسی پروگرام-
2-30 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس-نمبر 10
3-30 a.m.	دستاویزی پروگرام-
4-05 a.m.	تلاوت-خبریں-
4-30 a.m.	چلڈرنز ملاقات
5-10 a.m.	لقاء مع العرب نمبر 231
6-10 a.m.	ایم-ٹی-اے سپورٹس- (والی بال)9
7-10 a.m.	اردو کلاس نمبر 134
8-15 a.m.	تقریر: محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب
8-45 a.m.	فرانسیسی پروگرام-
10-05 a.m.	تلاوت-خبریں-
10-40 a.m.	چلڈرنز کارنر-
11-25 a.m.	پشتو پروگرام-
12-15 p.m.	روحانی خزائن پروگرام نمبر 26
12-30 p.m.	لقاء مع العرب-نمبر 231
1-50 p.m.	اردو کلاس نمبر 134
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس-
4-05 p.m.	تلاوت-خبریں-
4-30 p.m	فرانسیسی پروگرام-
5-05 p.m.	بنگالی ملاقات
6-05 p.m.	بنگالی سروس-
7-10 p.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 174
8-10 p.m.	چلڈرنز کارنر-
8-35 p.m.	فرانسیسی پروگرام-
9-00 p.m.	جرمن سروس-
10-05 p.m.	تلاوت-
10-25 p.m.	اردو کلاس نمبر 135
11-20 p.m.	لقاء مع العرب نمبر 233

ARSHAD CAR A.C
& Auto Electric Service
Car Air-Conditioning fitting & service fuel & temperature guages specialist
FriendsAuto Market, 27/1, Link Jail Road, Lahore Tel. 7574148
IRSHAD AHMED ARSHAD

خبریں

ربوہ 9-اپریل گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 21 زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ
منگل 10-اپریل غروب آفتاب: 6.36
بدھ 11-اپریل طلوع فجر: 4.18
بدھ 11-اپریل طلوع آفتاب: 5.43

فوج سمیت سب کی نگرانی چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ فوج سمیت سب کی نگرانی ہو رہی ہے- ایماندار سیاست دانوں کو آگے لائیں گے- میری کابینہ میں قابل لوگ ہیں- ان کی کارکردگی سے خوش ہوں- ایڈمنسٹریٹر بننے کی خواہش نہیں تھی ساتھی کی تجویز پر چیف ایگزیکٹو کا عہدہ چنا- نظام کی خرابی لوگوں کو بدعنوان کرتی ہے- بدعنوانی کا مکمل خاتمہ جنرل پرویز مشرف نہیں کرسکتا- سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں حکومت کے مکمل طور پر قانونی ہونے کا جواز ہے-

سیاسی پابندیاں مسترد اتحاد برائے بحالی جمہوریت (اے آر ڈی) نے سیاسی پابندیاں مسترد کردی ہیں- اور یکم مئی کو کراچی جلسے کا اعلان کردیا ہے- اے آر ڈی کے سربراہی اجلاس میں چاروں صوبوں میں رابطہ عوام مہم چلانے کا فیصلہ اور بحالی جمہوریت کے لئے جدوجہد جاری رکھنے کا عزم کیا گیا- نیز بے نظیر بھٹو' نواز شریف اور اے آر ڈی کے جلسے کے بارے میں حکمرانوں کے ریمارکس کی مذمت کی گئی-

بجلی کے کنکشن کے اخراجات واپڈا نے اعلان کیا ہے کہ بجلی کے کنکشن کی تنصیب اور منتقلی کے اخراجات صارفین برداشت کریں گے- گھریلو اور صنعتی کنکشنوں کی درخواست مجاز افسر کو دینا ہوگی- کرائے کی عمارت میں منتقلی پر این او سی ضروری ہوگا ٹیوب ویل کنکشن متعلقہ ڈویژن کے اندر تبدیل ہونا چاہئے- پندرہ کلوواٹ سے زائد منظور شدہ لوڈز کے تمام صارفین کو نئی جگہ پر علیحدہ ٹرانسفارمر سے بجلی مہیا کی جائے گی-

پنجاب میں نہریں اور کھال پنچائتیں حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں نہری پنچائتیں اور کھال پنچائتیں بنانے کا فیصلہ کیا ہے- صوبہ میں 2800 نہری اور 52 ہزار کھال پنچائتیں بنیں گی-

جرائم میں 34 فیصد اضافہ "جنگ" ڈویلپمنٹ رپورٹنگ سیل کی سروے رپورٹ کے مطابق 1991 تا 2000 کے دوران پاکستان میں جرائم 34 فیصد بڑھ گئے ہیں- ڈاکے کی وارداتیں 244 فیصد اور زخمی کرنے کے واقعات میں 91 فیصد اضافہ ہوا- بلوچستان میں 67- پنجاب میں 38- سرحد میں 37 اور سندھ میں جرائم کے مقدمات 6 فیصد بڑھے- جرائم میں اضافہ اشتعال انگیزی- بیروزگاری اور مغربی کلچر کے اثرات کا نتیجہ ہے-

چین امریکہ بحران سنگین امریکہ نے چین کو دھمکی دی ہے کہ طیارہ چھوڑ دو ورنہ حالات خطرناک ہوسکتے ہیں چینی فوج نے بھی سخت رویہ اختیار کرلیا ہے- اور حکومت پر دباؤ ڈال رہی ہے کہ ہمارے طیارے کی تباہی کا ذمہ دار امریکہ ہے- نرم رویہ نہ اپنایا جائے- بی بی سی کے مطابق امریکی صدر جارج بش کے ایک ترجمان کا کہنا ہے کہ چینی حکام سے مذاکرات جاری ہیں تاہم پیش رفت کی رفتار سست ہے- انہوں نے کہا کہ چین کے حکام سے بات چیت حساس مرحلہ میں داخل ہوگئی ہے-

الجزائر میں تشدد کے واقعات الجزائر میں نامعلوم افراد نے ایک گاؤں پر حملہ کرکے 16 افراد کو ہلاک اور 20 کو زخمی کردیا ہے- ہلاک ہونے والوں میں 6 سیکورٹی اہلکار بھی شامل ہیں- تازہ ہلاکتوں کے بعد الجزائر میں رواں سال کے دوران تشدد کے واقعات میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد 336 ہوگئی ہے-

ایران میں 30 اپوزیشن رہنما گرفتار پولیس نے ایران کے دارالحکومت اور دیگر کئی شہروں میں اپوزیشن کے 30 سے زائد رہنماؤں کو گرفتار کرلیا ہے-

حکومت استعفیٰ دے ترکی میں چھوٹے تاجروں نے مظاہرہ کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت استعفیٰ دے دے- کرنسی بحران اور مہنگائی کے خلاف نعرہ بازی کی گئی- ترکی اس وقت بدترین اقتصادی بحران کا شکار ہے-

24 بھارتی ہلاک مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین سے جھڑپوں میں 24 بھارتی فوجی ہلاک اور دو مجاہد شہید ہو گئے ہیں وادی میں کئی مقامات پر خونریز تصادم- راجوری پانہال' بارہ مولہ میں بھی جھڑپیں ہوئیں- فوج کے کریک ڈاؤن کے دوران تشدد سے 6 بے گناہ افراد شہید ہوگئے- بھارتی درندگی کے خلاف لوگوں نے زبردست احتجاج کیا-

اسرائیل سے مدد طلب کرلی بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں فدائی حملے روکنے کے لئے اسرائیل سے مدد طلب کرلی ہے- تحریک آزادی کو دبانے کے لئے اسرائیلی مشورے سے خصوصی آپریشن گروپ قائم کردیا گیا ہے-

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں- ریڈی میڈ زیورات بھی دستیاب ہیں ہم واپسی پر کاٹ نہیں لیتے-
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837 رہائش 214321

ہمارے ہاں کلسیفکس کی تمام ورائٹی موجود ہے
السید پبلک کال آفس اینڈ جنرل سٹور
چوک قلعہ کالروالا (سیالکوٹ)
پروپرائٹر: سید حسنات احمد- فون آفس 0303-7550503

عمر اسٹیٹ ایجنسی لاہور
جائیداد کی خرید وفروخت کا مرکز
9 جوہر بلاک مین بولیوارڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی
فون آفس 5418408-448408

Screen Printing & Designing, Nameplates, Stickers, Shields, Computer Signs, Giveaways 3D Hologram Stickers etc.
GRAPHIC SIGNS
129-C, Rehmanpura, Lhr. Ph: 759 0106,
Email: qaddan@brain.net.pk

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

کوٹھی برائے فوری فروخت
تین بیڈروم بمعہ ملحقہ باتھ نیچے- ایک بیڈ بمعہ باتھ اوپر- کچن اوپر نیچے بہت بڑا ڈرائنگ روم ڈائننگ روم ٹی وی لاؤنج اور سٹنگ روم- کارپورچ صحن لان سٹور اور سٹڈی رقبہ ایک کنال قیمت انتہائی کم- 15/12 دارالیمن ربوہ
ڈاکٹر فہمیدہ و ملک منیر احمد فون 212426

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد بدہضمی اپھارہ کے لئے کھانا ہضم کرتا ہے- ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا (رجسٹرڈ)
تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس: 5123862
ای میل knp_pk@yahoo.com

طاہر فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی- محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار- صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
جمعہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلر: ریفریجریٹر- ڈی فریزرز- ائرکنڈیشنز واشنگ مشین- ٹیلی ویژن
فون 7357309-7223228
9- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ) لاہور

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ- بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ پاکستان
فون دوکان 594674 فون رہائش 553733
موبائل 0300-9610532

البشیر معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04942-423173 04524-214510

لاہور میں احمدی بھائیوں کا اپنا پریس
سلور لنک پرنٹرز
کتب وزٹنگ کارڈ لیٹر پیڈ- بروشرز شادی کارڈز کیلنڈرز
کلر فل ڈیزائننگ نیز ہر زبان میں کمپوزنگ کی سہولت موجود
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور مال روڈ لاہور فون فیکس: 6369887
E-mail: silverlp@hotmail.com

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب ہارون آباد میں بھی کام شروع کردیا ہے حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 23-22-21 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے
مینجر: مطب حمید
ضیاء شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر
فون 2612-0691

CPL 61